

نظرات

بھارتیہ جنتا پارٹی نے عام پارلیمنٹری انتخاب کے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنا کوئی بھی ایجنسڈ اجوہنہ و ستانی عوام کے لیے ناقابل قبول ہے اسے چھوڑ دیا ہے اور اب وہ اپنی اتعادی پارٹیوں کے ساتھ افہام تفہیم کے بعد جو بھی ایجنسڈ اب نہ گا اسے ہی اپنی حکومت چلانے کے لیے استعمال کرے گی۔ چنانچہ انتخابات کے دوران میں اس کی حلیف پارٹیوں کے ساتھ ایک سمجھوتے کے تحت نیشنل ایجنسڈ اٹام سے تھکیل دیا گیا اور اسی نیشنل ایجنسڈ کے مطابق سرکار چلانے کے لیے ہندوستانی عوام سے وعدہ کیا گیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس وعدہ اور یقین دہانی کے پیش نظر ہندوستان کی بعض سیکولر جماعتیں نے اس کے ساتھ انتخابی مفاہمت کر لی۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ شری چندر ابابونا نیڈو جو سیکولر خیالات کے ہیں اور جنہیں کانگریس کے سیکولرزم پر یقین نہیں ہے۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے اس نیشنل ایجنسڈ پر یقین کیا۔ اسی طرح تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ مسٹر کروناندھی، اڑیسہ کے نوین پٹنامک اور مغربی بنگال کی متابنرجی نے بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی فرقہ پرستی کو نظر انداز کر کے اس کے نیشنل ایجنسڈ کے منظور کیا اور جنادل یونائیٹڈ کے شری دیادو و رام ولاس پاسوان، سمتا پارٹی کے جارج فرناٹنڈیز و نیشنل سکارنے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نیشنل ایجنسڈ کو دیکھ کر اسے فرقہ پرستی کے الزام سے بری کر دیا، اور پھر عوام الناس کے سامنے بھارتیہ جنتا پارٹی کی ہر طرح صفائی پیش کی۔ انتخاب میں بھارتیہ جنتا پارٹی اور اس کی حلیف جماعتیں کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی اور حکومت بن گئی۔ جناب امیر بھاری نے وزیر اعظم اور ایل کے اڈوائی نے وزیر داخلہ اور شری

مری منور ہر جو ٹھی نے انسانی وسائل و تعلیمات کے وزیر کی حیثیت سے حلف لیا۔ حیف پارٹیوں کے دوسرا ایسے ملکے دیئے گئے جن کا پالیسی سازی سے کم واسطہ تھا۔ کچھ عرصہ حکومت کے امام و کاج نجیک طرح سے چلتے رہے، لیکن اس کے بعد انہی چھ مہینے ہی نہیں گذرے تھے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے پیشہ ایجنڈے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی نظریاتی پالیسی کے تحت کام رہا شروع کر دیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی آرائیں ایس کے اثرات کے تحت ہی وجود میں آئی ہے۔ یہ بیانات سب جانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس پر یقین یا گیا کہ وہ سیکولر قدرروں کی پاسداری کرے گی اور کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جس سے ہندوستان کی سیکولر قدرروں کو نقصان پہنچے لیکن وہ اس بات پر زیادہ دیر جھی نہ رہ سکی۔ گجرات میں اس کی پارٹی کی حکومت ہے۔ اس نے دہیں سے سیکولر قدرروں پر کھاڑی چلانے کا کام شروع کیا۔ گجرات کی صوبائی سرکار نے اپنے یہاں سرکاری ملازمین کو آرائیں ایس میں شامل ہونے کی پابندی جو گلی ہوئی تھی اس کو اختتہ ہوئے اعلان کیا کہ اب کوئی بھی سرکاری ملازم آرائیں ایس میں شامل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی اعتدال شکن بات تھی جسے بی جے پی کی جیف جماعتوں کو اسے نوکناچا ہیتے تھا، مگر وہ اس پر نہ صرف خاموش رہیں بلکہ کسی حد تک اس سے متفق بھی رہیں، جو ان کے سیکولر کردار کو محفوظ رکھتا ہے۔

انہیں پیشہ کا گھریں نے (جس کا ایک عرصہ تک سیکولر کردار مختصر ہے لتنے میں پڑا ہوا تھا) بر وقت اس کے خلاف آواز اٹھا کر ہندوستانی عوام کو آنے والے خطرات سے آگاہ کیا۔ کیونکہ آرائیں ایس کو غیر سیاسی تنظیم کہنے والے کیا اس امر سے بے خبر ہیں کہ آزادی کی تحریک کے قائد مہاتما گاندھی کا قتل آرائیں ایس ہی کے تجویزیہ درکار تھورام گوڑے نے کیا تھا۔ ایک طرف تو بھارتیہ جنتا پارٹی گاندھی جی کا ناچاقتی ہے اس وقت جب اسے ہندوستانی عوام سے دوست لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسرا طرف وہ اس تنظیم سے اپنے علی الاعلان دا بسٹی کو بھی دکھاتی ہے جس پر گاندھی جی کے قتل اور کئی فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث ہونے کا

نظرات

بھارتیہ جنتاپارٹی نے عام پارلیمنٹری انتخاب کے وقت یہ اعلان کیا تھا کہ بھارتیہ جنتاپارٹی نے اپنا کوئی بھی ایجنسڈ اجوہندوستانی عوام کے لیے ناقابل قبول ہے اسے چھوڑ دیا ہے اور اب وہ اپنی اتحادی پارٹیوں کے ساتھ افہام و فہیم کے بعد جو بھی ایجنسڈ بنے گا اسے ہی اپنی حکومت چلانے کے لیے استعمال کرے گی۔ چنانچہ انتخابات کے دوران میں اس کی حیف پارٹیوں کے ساتھ ایک سمجھوتے کے تحت نیشنل ایجنسڈ ایم سے تخلیل دیا گیا اور اسی نیشنل ایجنسڈ کے مطابق سرکار چلانے کے لیے ہندوستانی عوام سے وعدہ کیا گیا۔ بھارتیہ جنتاپارٹی کے اس وعدہ اور یقین دہانی کے پیش نظر ہندوستان کی بعض سیکولر جماعتیں نے اس کے ساتھ انتخابی مفاہمت کر لی۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ شری چندر ابادیونا یہ وجوہ سیکولر خیالات کے ہیں اور جنہیں کا گھر لیں کے سیکولرزم پر یقین نہیں ہے۔ انہوں نے بھارتیہ جنتاپارٹی کے اس نیشنل ایجنسڈ پر یقین کیا۔ اسی طرح تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ مسٹر کرونا ندھی، اڑیسہ کے نوین چنائک اور مغربی بنگال کی متابنگری نے بھی بھارتیہ جنتاپارٹی کی فرقہ پرستی کو نظر انداز کر کے اس کے نیشنل ایجنسڈ کو منظور کیا اور جنادل یونائیٹڈ کے شری دیاود و رام ولاس پاسوان، سمعتاپارٹی کے جارج فرنانڈز یونائیٹیڈ کمار نے بھارتیہ جنتاپارٹی کے نیشنل ایجنسڈ کو دیکھ کر اسے فرقہ پرستی کے الزام سے بری کر دیا، اور پھر عوام الناس کے سامنے بھارتیہ جنتاپارٹی کی ہر طرح صفائی پیش کی۔ انتخاب میں بھارتیہ جنتاپارٹی اور اس کی حیف جماعتیں کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی اور حکومت بن گئی۔ جناب اٹل بھاری نے وزیر اعظم اور ایل کے اٹوانی نے وزیر داخلہ اور شری

نمری منور جو شی نے انسانی وسائل و تعلیمات کے وزیر کی حیثیت سے علف لیا۔ حلیف پارٹیوں کے دوسرا ہے ایسے مجھے دیئے گئے جن کا پالیسی سازی سے کم واسطہ تھا۔ کچھ ۶ ص. حکومت کے کام و کام نمایک طرح سے چلتے رہے، لیکن اس کے بعد ابھی چھ میں ہی نہیں گزرے تھے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے بیشکل اپنڈے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی نظریاتی پالیسی کے تحت کام کرنے شروع کر دیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی آرائیں ایس کے اثرات کے تحت حق وجود میں آئی ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس پر یقین کیا گیا کہ وہ سیکولر قدرروں کی پابنداری کرے گئی اور کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جس سے ہندوستان کی سیکولر قدرروں کو نقصان پہنچے لیکن وہ اس بات پر زیادہ دری جبی نہ رہ سکی۔ گھروں میں اس کی پارٹی کی حکومت ہے۔ اس نے دہیں سے سیکولر قدرروں پر کلہاڑی چلانے کا کام شروع کیا۔ گھروں کی صوبائی سرکار نے اپنے یہاں سرکاری ملازمین کو آرائیں ایس میں شامل ہونے کی پابندی جو لوگی ہوئی تھی اس کو اٹھاتے ہوئے اعلان کیا کہ اب کوئی بھی سرکاری ملازم آرائیں ایس میں شامل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی اعتقاد شکن بات تھی جسے بیجے پی کی حلیف جماعتیں کو اسے تو کتنا چاہیے تھا، مگر وہ اس پر نہ صرف خاموش رہیں بلکہ کسی حد تک اس سے متفق بھی رہیں، جو ان کے سیکولر کردار کو ملکوں بناتا ہے۔

انڈیا نیشنل کا گھریں نے (جس کا ایک عرصہ تک سیکولر کردار مختصر ہے جسے میں پڑا ہوا تھا) بر وقت اس کے خلاف آواز اٹھا کر ہندوستانی عوام کو آنے والے خطرات سے آگاہ کیا۔ کیونکہ آرائیں ایس کو غیر سیاسی تنظیم کہنے والے کیا اس امر سے بے خبر ہیں کہ آزادی کی تحریک کے قائد مہاتما گاندھی کا قتل آرائیں ایس ہی کے جو شیئے در کرنا تھوڑا گزوئے نے کیا تھا۔ ایک طرف تو بھارتیہ جنتا پارٹی گاندھی جی کا نام چھتی ہے اس وقت جب اسے ہندوستانی عوام سے دوٹ لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور دوسرا طرف وہ اس تنظیم سے اپنے علی الاعلان وابستگی کو بھی دکھاتی ہے جس پر گاندھی جی کے قتل اور کئی فرقہ دارانہ فسادات میں ملوٹ ہونے کا